اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین......

برمزارِ گنج بخشے.........

وطن عزیز پر مسلط بین الاقوامی دہشت گردی نے مزارِ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے مذموم مقاصد کی خاطر استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا۔ معروف بین الاقوامی دہشت گردوں کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ دنیا بھر کے مسلم حکام سے جو کام کرانا اور لینا چاہتے ہیں وہ کام جب کوئی مسلم حکومت نہیں کرتی یا اس سے پہلو تہی کرتی ہے تو دہشت گرد پھر کسی ایسی جگہ حملہ آور ہوتے ہیں کہ جس نے حکومت کی سبکی زیادہ ہو اور عوام کے دلوں میں حکومت کے خلاف نفرت کے جذبات تیز تر ہوں، اس طرح کے واقعات کے فوری بعد حکومت سے حال احوال پوچھا جاتا ہے کہ ہاں سناؤ ہمارے ٹریک پر آنے اور ہماری وکٹ پر کھیلنے کے لئے تیار ہو یا نہیں؟

یہی مذموم مقاصد جناب مرحوم حکیم سعید صاحب کے قتل سے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی اور یہی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر ستم رانی کے ذریعہ حاصل کرنا مقصود ہے۔ پرانے زمانے کے دہشت گرد چونکہ شرفاء کے زمانے میں ہوئے اس لئے ان کی دہشت گردی میں یک گونہ شرافت تھی کہ وہ کم از کم اپنی سرگرمیوں کو مخصوص ایریاز تک محدود رکھتے تھے، مگر آج کے دہشت گردوں کی کاروائیاں لامحدود ایریاز تک پھیل گئی ہیں ان کی نظر میں اب کوئی مقام مقدس ہے نہ قابل احترام جس طرح کہ کوئی دن رات اور مہینہ ان کی نظر میں مقدس ہے نہ حرمت والا۔ آج کے دور کے دہشت گردوں کی دہشت گردانہ کاروائیوں کو دیکھ کر وہ حکایت یاد آتی ہے کہ **رحم اللہ نباشا کان رطا صالحا**......... حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کئی نامور مسلم علماء و مشائخ کے مزارات ایک عرصہ تک سیکولر اور سوشلسٹ حکومتوں کے زیر اثر علاقوں میں محفوظ رہے اور انہیں کبھی کسی کافر و فاسق شخص نے گزند پہنچانے کی کوشش نہیں کی، ہندوستان میں سکھوں، راجوں مہاراجوں تک کی حکومتیں رہیں مگر کبھی کسی نے، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری چشتی، حضرت نظام

الدین اولیاء، خواجہ قطب، حضرت مجدد الف ثانی، اور دیگر مسلم زعماء کے مزارات کے تقدس کو پامال کرنے، یا بے وقعت کرنے کی کوشش نہیں کی مگر سرزمین پاکستان پر یہ دہشت گردانہ کاروائی خاکم بدہن کہیں اس بات کی ریہرسل تو نہیں کہ کل کلاں اگر بین الاقوامی دہشت گرد اپنے اس ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں جو ان کے ہاں طے شدہ ہے یعنی بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی شریف پر اسی طرح کے حملے...... ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ جس طرح بین الاقوامی دہشت گرد حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر کی جانے والی اس کاروائی کو مسلکی دشمنی کا رنگ دیکر پہلے یہاں فرقہ وارانہ فساد کرانا چاہتے ہیں اسی طرح کل مدینہ طیبہ میں بھی اسی قسم کی کاروائی مقامی طور پر تیار کردہ دہشت گردوں سے کروا کر وہاں بھی اسے سنی وہابی مسئلہ بنانے کی کوشش کریں گے اور ہمارے مراکزِ عقیدت ومحبت کو نقصان پہنچا کر دنیا بھر کے مسلمانوں کو باہم دست وگریباں کرنا چاہیں گے۔ اللہ تبارک وتعالی ہمارے مقدس مقامات کی حفاظت فرمائے اور ہمیں اس تحفظ کے لئے عملی اقدامات کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے (آمین)

گزشتہ ماہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر اس خیال سے حاضری دی کہ بعض بدبختوں نے آپ کی خانقاہ اور ملحقات کو اپنی دہشت گردی کا نشانہ بنا کر آپ کو جو اذیت پہنچائی، اس پر حضرت سے تعزیت اور معذرت کی جائے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری نہ صرف ایک معروف صوفی بزرگ ہیں بلکہ آپ ایک نامور عالم وفقیہ بھی ہیں، یوں تو آپ کی کرامات کا چرچا زباں زد خاص وعام ہے اور ہر روز آپ کے مزار مبارک پر آنے والے کوئی نہ کوئی آپ بیتی لے کر جاتے ہیں، لیکن ایک آپ بیتی ہم سے بھی سن لیجئے۔ ہمارے والد گرامی اور شفیق چچا جان حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے خاص عقیدت ومحبت رکھتے تھے ایک روز ہمارے چچا جان نے جب کہ راقم لاہور جانے کی تیاری کر رہا تھا فرمایا، لاہور پہنچ کر پہلے داتا صاحب جانا پھر اپنے کام کرنا۔ اور پھر اس سفر کے لئے رخصت کرتے ہوئے یہ بتایا کہ ان کے جاننے والے ایک پٹواری تھے تعلق شمالی علاقہ سے تھا لاہور پٹوار کا امتحان دینے جانا چاہتے تھے، بیعت پیر صاحب گولڑہ شریف (حضرت مجدد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ) سے تھی، لاہور جانے سے پہلے پیر خانے پر حاضر ہوئے اور لاہور جانے کا تذکرہ مرشد کریم سے کیا، اور یہ بھی کہا کہ میرا وہاں کوئی جاننے والا نہیں اور امتحان کے لئے کچھ دن لاہور رکنا پڑے گا خرچہ بھی پاس نہیں

،فرمایا پہلے داتا صاحب جانا وہاں جا کر ہمارا سلام کہنا، اللہ مسبب الاسباب ہے۔سب کام اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ کہتے ہیں میں ان دنوں نوجوان تھا، صبح کا وقت تھا میں داتا صاحب حاضر ہوا مزار شریف کے سامنے کھڑے ہو کر پیر صاحب کا سلام پیش کیا پھر پیچھے ہٹ کر بیٹھنے کا ارادہ کیا تھا کہ ایک شخص نے پیچھے سے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف متوجہ کرایا ۔اور میرا نام لے کر کہا آپ گولڑہ شریف سے آئے ہو، میں نے کہا ہاں مگر آپ مجھے کیسے جانتے ہیں کہا اس کی تفصیلات بعد میں بتائیں گے ابھی تو آپ مہربانی کریں ،میرے ساتھ چلیں آپ میرے مہمان ہیں۔وہ شخص مجھے اپنی بگھی میں اپنے گھر لے گیا ۔اس کی بگھی اور گھر دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ معمولی آدمی نہیں صاحب عقیدت صاحب ثروت ہے۔ہم جیسے ہی اس کے گھر پہنچے فوراً ناشتہ آ گیا نفیس کھانا ،خوبصورت برتن ،سلیقہ شعاری سے پیش کش ،اور باپ بیٹا سراپا ادب بنے ہوئے میری خدمت میں دل وجان سے مصروف..........ادھر میرا تجسس بڑھ رہا تھا کہ آخر یہ ہیں کون اور مجھ سے یہ مروت کیسی ؟ ناشتے کے دوران میں نے اپنا سوال پھر دہرایا ،تو کہا، گوشتہ برس ہا برس سے ہم ہر جمعرات جمعہ داتا صاحب کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں ،مگر کبھی داتا صاحب کی زیارت نہیں ہوئی ،گزشتہ شب حضرت خواب میں تشریف لائے زیارت سے مشرف کیا اور تمہاری صورت دکھلائی بالکل وہیں جہاں تم کھڑے ہو کر فاتحہ وسلام پیش کر رہے تھے اور پھر تمہارا نام لے کر فرمایا یہ ہمارے بھائی مہر علی شاہ کا بھیجا ہوا ہے ہمارا مہمان ہے، اسے گھر لے جاؤ اور اس کی خوب خدمت کرو.....ہمیں تو آپ کی بدولت حضرت داتا صاحب کی زیارت نصیب ہوئی ہے اور ہم خود کو خوش قسمت خیال کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے ایک مہمان کی حضرت نے خدمت کا شرف عطا کیا..........اب بتاؤ تمہارا کیا کام ہے کس کام سے لاہور آنا ہوا ؟ وہ کہتے ہیں میں نے ساری بات کہ سنائی تو صاحب خانہ نے کہا، کل چل کر تمہارا امتحانی مرکز دیکھ آتے ہیں اور آپ جب تک امتحان میں مصروف ہیں قیام وطعام یہیں رہے گا.... خدارا کہیں اور مت جائیے گا کہ حضرت نے آپ کی خدمت ہمارے سپرد کی ہے .....پھر میں امتحان تک وہیں رکا رہا اور واپسی پر واپسی کا کرایہ اور کچھ تحف وہدایا بھی انہوں نے میرے ساتھ کردیئے ۔روانگی سے قبل میں نے داتا صاحب حاضری دی ، رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت داتا صاحب فرمارہے ہیں بھائی مہر علی شاہ کو ہمارا سلام کہنا..........

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

☆ مابیح للضرورۃ یقدر بقدرہا ☆ جو چیز ضرورتاً مباح کی گئی ہو اس کی مقدار کا تعین بھی اسی کے مطابق ہوگا ☆